ہندوستان کے علما تشدد کا عقیدہ چھوڑ کر عدم تشدد کے قائل کس طرح ہوئے

امیر شریعت احرار مولوی عطاء اللہ صاحب کو تھوڑے ہی عرصہ میں دوسری بار عدالت کے روبرو یہ اقرار کرنا پڑا۔ کہ وہ تشدد کو ناجائز فعل سمجھتے۔ اور اس سے باز رہنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ پہلی دفعہ اس قسم کا بیان گزشتہ ماہ اپریل میں انہوں نے ہائیکورٹ میں دیا۔ جبکہ حکومت کے خلاف بغاوت پھیلانے اور تشدد کی تلقین کرنے کے الزام میں ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ اس وقت انہوں نے کہا:-

"میں بیس برس سے عدم تشدد کا پرچار کر رہا ہوں۔ اور عدم تشدد کو میں مذہبی طور پر اپنا عقیدہ سمجھتا ہوں"

حال میں انہی الزامات کی بنا پر جب ایک دوسرا مقدمہ سشن جج لاہور کی عدالت میں پیش ہوا۔ تو مولوی عطاء اللہ صاحب نے اپنے سابقہ بیان کو کسی قدر تفصیل کے ساتھ پھر دہراتے ہوئے بتایا کہ عدم تشدد میرا مذہب ہے۔ میں تشدد کو ناجائز۔ غیر شریفانہ فعل اور ڈاکوؤں اور قاتلوں کا کام سمجھتا ہوں۔ عدم تشدد پر ۱۹۲۰ء سے قائم ہوں۔ اور اسی کو صحیح راستہ خیال کرتا ہوں۔

اگرچہ مذکورہ بالا الفاظ سے بھی ظاہر ہے کہ کم از کم ۱۹۲۰ء تک مولوی عطاء اللہ صاحب تشدد کے حامی تھے۔ اسے اپنا مذہبی عقیدہ سمجھتے تھے۔ اور اس پر عمل کرنا اپنا فرض خیال کرتے تھے۔ لیکن آخری بیان میں انہوں نے کسی قدر تفصیل کے ساتھ یہ بتایا ہے۔ کہ تشدد کو چھوڑ کر عدم تشدد کا عقیدہ انہوں نے کیونکر اختیار کیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تقریر کا مفہوم دوہراتے ہوئے بتایا۔ کہ

"میں نے بیان کیا۔ کہ ہمارے بزرگوں کا دماغ اس خیال سے خالی نہیں۔ کہ ہندوستان میں پھر ایک دفعہ اسلامی حکومت قائم ہو جائے۔ چنانچہ ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ میں علما شریک ہوئے۔ اور ناکامی کے بعد کچھ مارے گئے۔ کچھ قید ہوئے۔ ہزاروں انسان قتل ہوئے۔ شہزادے قتل ہوئے ان کا خون کیا گیا۔ ان تمام مصیبتوں کے بعد ناکامی کا موںہہ دیکھنا پڑا۔ اسلامی حکومت قائم کرنے کا خیال شکست کھا گیا۔ اس کے بعد پھر ۱۹۱۴ء میں علماء کی ایک جماعت نے اسی خیال سے یعنی مسلم راج قائم کرنے کے خیال سے تحریک شروع کی اور اس میں بھی شکست کھائی۔ اس کے بعد ۱۹۲۰ء میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی مالٹا سے رہا ہو کر تشریف لائے۔ دہلی اور ملک کے مختلف گوشوں سے پانچ سو سے زائد علماء کا اجتماع ہوا۔ اور وہاں طے پایا۔ کہ تشدد کا راستہ غلط ہے۔ موجودہ دور میں مسلم راج کا قائم کرنا ناممکن ہے...... اس وقت تک ہم اسی عقیدہ پر قائم ہیں۔ اور اسی کو صحیح راستہ سمجھتے ہیں" (احسان ۶ جون)

اس بیان سے کئی ایک اہم باتوں کا انکشاف ہوتا ہے۔

اول یہ کہ ۱۹۲۰ء تک علماء کا مذہبی طور پر یہی عقیدہ تھا۔ کہ تشدد کے ذریعہ غیر مسلموں پر غلبہ پانا اور اسلامی حکومت قائم کرنا نہ صرف جائز ہے۔ بلکہ فرض ہے گویا اس وقت تک علماء یہ سمجھتے تھے۔ کہ اسلام نے تشدد کے ذریعہ اسلامی حکومت قائم کرنے اور غیر مسلموں کو زبردستی اپنی حکومت کے جوئے کے نیچے لانے کا حق دے رکھا ہے۔

دوم یہ کہ علماء نے اس حق کو ایک دفعہ نہیں۔ بلکہ دو بار عمل میں لانے کی کوشش کی مگر دونوں بار موںہہ کی کھائی۔ اور ان پر واضح ہو گیا۔ کہ یہ رستہ اختیار کرنے پر سوائے مصیبتیں اٹھانے اور ناکامی کا موںہہ دیکھنے کے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔

سوم یہ کہ تشدد پر عمل کر کے ناکام رہنے اور سخت نقصان اٹھانے کے بعد انہیں اس سے مجبوراً دست بردار ہونا پڑا۔ چنانچہ ہندوستان کے مختلف گوشوں کے پانچ سو سے زائد علماء نے جمع ہو کر طے کیا۔ کہ تشدد کا راستہ غلط ہے۔ اور موجودہ حالات میں مسلم راج قائم کرنا ناممکن۔

چہارم یہ کہ ۱۹۲۰ء کے بعد ہندوستان کے علماء نے نہایت تلخ تجربوں کے نتیجہ میں اپنا یہ عقیدہ ترک کر دیا۔ کہ تشدد کے ذریعہ وہ غلبہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اس کے بعد انہوں نے عدم تشدد کو اپنا مذہبی عقیدہ بنا لیا۔ اور یہ یقین کر لیا۔ کہ اسلام تشدد کی تعلیم نہیں دیتا۔ اور عدم تشدد پر قائم رہنا ہی صحیح راستہ ہے۔

ہندوستان کے تمام علماء کے عقیدہ میں اتنا بڑا انقلاب کوئی معمولی بات نہیں۔ اور علما بھی وہ جو عرصہ سے اس آس پر جی رہے تھے۔ کہ امام مہدی آ کر تلوار کے ذریعہ تمام غیر مسلموں کو قتل کر کے اسلامی حکومت قائم کر دیں گے۔

دراصل یہ انقلاب اس تعلیم کی وجہ سے رونما ہوا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تشدد اور خونی مہدی کے عقیدہ کے خلاف پیش فرمائی۔ اور جس کی صداقت خدا تعالیٰ نے علماء پر واقعات سے ثابت کر دی یعنی جب بھی انہوں نے تشدد اختیار کیا۔ سوائے [illegible]

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ احسان ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالےٰ اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل کی نسبت آج اچھی ہے۔

حضرت سید محمد اسحاق صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اب نسبتاً اچھی ہے صحت کے لئے دعا جاری رکھی جائے

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) مبارک احمد صاحب زیدہ ضلع مردان کے بھائی نعیم احمد کی صحت کے لئے (۲) عبد الرزاق خانصاحب فتح کدل کشمیر نے ایف۔ اے کا اور ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب چک ۲۳۲ ج ب ضلع لائلپور نے بی۔ اے کا امتحان دیا ہے ان کی کامیابی کے لئے (۳) احمد حیات صاحب چک $\frac{65}{R.B}$ کی ایف۔ اے میں کامیابی اور صحت کے لئے (۴) سید عبد الشکور صاحب اکھنور بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

ولادت (۱) ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب میو ہسپتال لاہور کے ہاں ۲۶ مئی لڑکی تولد ہوئی۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے رضیہ تجویز فرمایا (۲) اللہ دتا صاحب برادر خواجہ محمد امین صاحب قادیان کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے عطاء اللہ تجویز فرمایا (۳) ۲ احسان کو ہادی علی خان صاحب قادیان کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے انیس علی نام رکھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے

دعائے مغفرت (۱) میاں خورشید احمد صاحب دھوری ریاست پٹیالہ کا بچہ خالد احمد ۲۲ ہجرت کو (۲) مبارک احمد صاحب زیدہ کا بھائی نسیم احمد ۷ ہجرت کو (۳) ڈاکٹر بشیر احمد صاحب چکنی ضلع پشاور کا بچہ شریف احمد ۳۰ ہجرت کو (۴) میاں غلام محمد صاحب بھاکا بھٹیاں کا لڑکا حمید احمد ۲ احسان کو فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے نعم البدل کی جائے۔ (۵) بابو محمد حنیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ رتو چک ضلع گورداسپور کا ۱۳ ہجرت کو (۶) سید صمصام الدین احمد صاحب سونگڑہ کٹک کی اہلیہ صاحبہ کا ۲۷ ہجرت کو انتقال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون دعائے مغفرت کی جائے۔

"الفضل" میں تازہ ترین خبریں

ایک عرصہ سے "الفضل" جنگ کی اہم خبریں لاہور کے روزانہ اخبارات کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔ یعنی لاہور سے شائع ہونے والے ۹ جون کے پرچے میں جو اہم خبریں ہیں۔ وہی ۹ جون کے "الفضل" میں خلاصۃً درج ہیں۔ علمی اور تبلیغی مضامین بھی شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ الفضل کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کریں۔ تاکہ مالی مشکلات اس کے لئے سنگ راہ ثابت نہ ہوں (مینیجر)

جماعت احمدیہ پشاور کے زیر اہتمام

اچینہ میں تبلیغی جلسہ

شہر پشاور سے قریباً سات میل کے فاصلہ پر بجانب جنوب مغرب اچینہ پایاں ایک گاؤں ہے۔ علاقہ غیر وہاں سے دو تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے چند سالوں سے وہاں بعض سرفروش مجاہدین کی کوشش سے مخلص جماعت قائم ہوچکی ہے۔ جس کی مدت سے خواہش تھی۔ کہ یہاں جلسہ منعقد کرکے لوگوں کو دعوت عام دی جائے۔

جناب قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد نے احباب اچینہ کی دیرینہ خواہش کو پورا کرنے کے لئے فیصلہ فرمایا۔ کہ ۲۶ مئی کو اچینہ میں جلسہ منعقد کیا جائے۔ ایک پوسٹر طبع کرکے دور کے علاقوں تک تقسیم کیا گیا۔ اور انجمن ہائے احمدیہ المعبد۔ ہوتی۔ بکٹ گنج۔ چارسدہ۔ ترنگ زئی وغیرہ کو دعوتی خطوط لکھے گئے۔

غیر مبایعین نے ہمارے جلسہ کو ناکام بنانے کے لئے برلب سڑک جو اچینہ کو جاتی ہے۔ ایک سرائے میں اسی تاریخ جلسہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور احرار نے ۲۵ و ۲۶ مئی کی درمیانی رات کو اچینہ میں جلسہ کرکے لوگوں کو شمولیت سے باز رکھنے کی تلقین کی۔ مگر خدا تعالےٰ نے دونوں کو ناکام کردیا۔ لوگ ہمارے جلسہ میں کثیر تعداد میں آئے۔ ۲۶ مئی کو جناب قاضی محمد یوسف صاحب مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے پشتو اور اردو میں تقریریں کیں۔ دیگر مضامین کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام اور صداقت۔ آنے والا مسیح اسرائیلی ہے یا محمدی۔ اور مماثلت سلسلہ موسوی اور محمدی پر نہایت برجستہ اور بصیرت افروز تقریریں ہوئیں۔ احباب اچینہ نے مہمانوں کی خاطر مدارات میں کوئی کمی نہ کی۔

خاکسار عبد الکریم سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پشاور شہر

محلہ دارالانوار میں مکان بنانیوالے احباب کو اطلاع

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے محلہ دارالانوار کی آبادی بڑھ رہی ہے اور ممبران کمیٹی دارالانوار مکان بنانے میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اس وقت خان بہادر چودھری ابو الہاشم خان صاحب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب اور ملک عمر علی صاحب رئیس کھوکھر کے مکان بننے شروع ہوگئے ہیں۔ اور ڈاکٹر فتح الدین صاحب آف ٹوپی نے تعمیر مکان کے لئے سامان فراہم کرنے کے متعلق اطلاع دی ہے۔

کمیٹی دارالانوار کے وہ ممبر جنہوں نے تاحال اپنا مکان تعمیر نہیں کیا۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت دارالانوار کے چند قرضے محفوظ پڑے ہیں۔ پس وہ دوست جو اس سال مکان تعمیر کرسکتے ہوں۔ جلد اطلاع دیں۔ کہ وہ کس ماہ میں مکان شروع کریں گے۔ تاکہ ان کی درخواستوں کے پیش نظر قرضہ کی رقم کی ادائیگی کے بارہ میں مناسب کارروائی کی جاسکے۔

دوستوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اس سال کے آخر تک اپنا مکان محلہ دارالانوار میں بنالیں۔

سیکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

فضیلت اسلام

آبادی اور ذرائع معیشت

اٹھارھویں صدی کے آخر میں مشہور ماہر اقتصادیات تھامس رابرٹ مالتھس نے اپنی آبادی کی تھیوری کو دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ جس میں انہوں نے مندرجہ ذیل باتوں پر خاص طور پر زور دیا:-

۱- دُنیا کی آبادی ذرائع معیشت سے زیادہ سُرعت کے ساتھ ترقی کرتی ہے۔ یعنی آبادی اور ذرائع معیشت کی دوڑ میں آبادی ذرائع معیشت کو پیچھے چھوڑ جاتی ہے۔

۲- اگر آبادی کے بڑھنے میں کوئی روک نہ ہو۔ تو ۲۵ - سال کے قلیل عرصہ میں آبادی پہلے سے دُگنی ہو جاتی ہے لیکن اس کے مقابلہ میں ذرائع معیشت دوگنی ترقی نہیں کر سکتے۔

۳- آبادی کے اس افزائش کو روکنے کے لئے یہ تجویز پیش کی۔ کہ لوگوں کو طوعاً اپنے اُوپر بعض پابندیاں عائد کرنی چاہئیں۔ مثلاً (الف) شادی بڑی عمر میں کرنی چاہیئے۔ (ب) تعدد ازدواج سے احتراز کرنا چاہیئے۔ (ج) ضبطِ تولید (برتھ کنٹرول) کو رائج کرنا چاہیئے۔

۴ انہوں نے اس بات کا خطرہ ظاہر کیا۔ کہ اگر لوگ افزائش نسل کی سرعت کو طوعاً نہ روکیں گے۔ تو آبادی کو بڑھنے سے جبراً روکنے کے لئے وبائیں۔ قحط اور لڑائیاں آ موجود ہوں گی۔

اسلام اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ کہ آبادی کے بڑھنے کے ڈر سے یا اس کے نتیجے میں افلاس و ناداری کے خوف سے افزائش نسل کی راہ میں کسی قسم کی روک ڈالی جائے۔ چنانچہ اسلام نے تعدد ازدواج کی اجازت دی ہے۔ اور مفلسی و ناداری کے خوف سے قتل اولاد خواہ وہ برتھ کنٹرول کے ذریعہ سے ہو۔ یا کسی اور طریق سے منع کیا ہے۔ پھر اسلام نے محض مفلسی اور آبادی کے بڑھنے کے خوف سے شادی کے التوا کو بھی جائز قرار نہیں دیا۔ نیز شادی کو ضروری قرار دیا ہے۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص بغیر شادی کے مر جاتا ہے۔ وہ اپنی عمر کو ضائع کرتا ہے۔

اسلام کی اس مفید اور اعلےٰ تعلیم کی حقانیت واضح کرنے کے لئے ذیل میں چند ایک باتیں پیش کی جاتی ہیں:-

۱- اسلام کا دعوےٰ ہے۔ کہ وہ کامل ترین مذہب ہے۔ چنانچہ خدا تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم۔ یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا۔ اور اسلام اس بات کا مدعی ہے کہ اس کے پیرو دُنیا کی اعلےٰ اور افضل ترین مخلوق ہیں۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تم لوگ سب سے بہتر امت ہو۔ جو بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے پیدا کئے گئے ہو پس جب اسلام اپنے ماننے والوں کو سب سے زیادہ مفید اور بہتر افرادِ سوسائٹی سمجھتا ہے تو وہ اپنے پیرووں کی تعداد کو محدود کرنے کے احکام کس طرح صادر کر سکتا ہے۔ اس کے تو یہ معنی ہوئے۔ کہ وہ سوسائٹی کے ایک اعلےٰ اور مفید عنصر کو بڑھانا نہیں چاہتا۔ اسلام جیسا پُر حکمت مذہب ایسی بات کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ وہ تو اس اصول کو پیش کرتا ہے کہ واما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض یعنی وہی چیز اس دُنیا میں رہنے کے قابل ہے جو نفع بخش ہو۔ ہر مذہب جو اپنے کمال اور فضیلت کا مدعی ہونے کے باوجود اپنے ماننے والوں کی تعداد کو روکنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور رہبانیت کو رائج کرنا چاہتا ہے وہ یا تو خود ہی اپنے دعوےٰ کمال کی تغلیط کرتا ہے۔ یا پھر دُنیا کو اعلےٰ افرادِ سوسائٹی سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اسلام ان دونوں نقصوں سے پاک ہے۔ اس کی تعلیم ایسی کامل اور موزوں ہے۔ کہ ایک طرف تو اس کے عظیم الشان دعوےٰ پر کوئی زد نہیں پڑتی اور دوسری طرف سوسائٹی اس کے اعلےٰ افراد کی موجودگی۔ اور ان کے کامل نمونہ سے متمتع ہو کر اس کے دعوے کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔

۲:- مشہور مقولہ ہے۔ کہ "ضرورت ایجاد کی ماں ہے"۔ اگر لوگ ذرائع معیشت کے حصول میں مشکلات کے خوف سے افزائش اولاد کو روکنے کی کوشش کریں گے۔ تو لازماً ان کی قوتِ عقلیہ و فکریہ اور قوتِ عمل کی ترقی میں بھی کمی واقع ہو گی۔ آج کل جس قدر علمی ترقی ایجادات و اختراعات کی شکل میں ہوئی ہے۔ وہ سخت ضرورت کے پیدا ہونے کے نتیجہ میں ہے۔ جب تک کسی چیز کی مانگ نہیں ہوتی۔ اس کے مہیا کرنے کی کوشش بھی نہیں کی جاتی۔ پس ذرائع معیشت کو بغیر جد وجہد اور محنت و مشقت کے بافراط مہیا کرنے کی خواہش کرنا گویا انسانی قوٰی کو تنزل کی طرف لے جانا ہے۔ کیونکہ ترقی و عروج کو حاصل کرنے کے لئے ان تھک کوشش اور محنت کی ضرورت ہے، جیسا کہ خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ یعنی انسان جس قدر جد وجہد اور محنت و مشقت کرتا ہے۔ اسی قدر ترقی کرتا ہے۔ لیکن ذرائع معیشت کو آسانی سے اور بلا مشقت حاصل کرنے کے لئے آبادی پر بندش لگانے کے یہ معنے ہیں۔ کہ لوگوں کو محنت و مشقت کا عادی نہ بننے دیا جائے۔ جو یقیناً تنزل کا باعث ہو گا۔ ترقی حاصل کرنے کے لئے تو افلاس و ناداری جس کے نتیجہ میں محنت کی عادت پیدا ہو ضروری ہے۔ اسلام کی دَور اول کی شاندار کامیابی اور تکمیل ہدایت کا عظیم الشان مظاہرہ ان غربت۔ اور بے کسی کی دعاؤں کے نتیجہ میں ہوا۔ جو حضرت سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے غارِ حرا میں کیں۔ اور ان مصائب اور صبر آزما تکالیف کے نتیجہ میں منصۂ شہود پر آیا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے تیرہ سال تک مکہ میں برداشت کیں۔ اسی طرح اسلام کے دور ثانی کی عظیم الشان کامیابیاں اور تکمیل اشاعتِ ہدایت کا شاندار مظاہرہ بھی غربت و بے کسی کی اس حالت کے نتیجہ میں ہو گا جس میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت اس وقت گزر رہی ہے۔ در حقیقت کیرکٹر کو بنانے والی چیز مصائب و مشکلات ہی ہیں۔ اور بالخصوص مذہبی جماعتیں جنہوں نے ترقی کرنی ہوتی ہے۔ ان کے لئے تو مصائب و آلام کی بھٹی میں پڑنا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی خدا تعالےٰ نے الہاماً فرمایا۔ کہ کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل یعنی تو دُنیا میں اس طرح زندگی بسر کر۔ گویا کہ تو ایک مسافر ہے۔ پس یہ مسافرانہ زندگی ہی ہے جس کے نتیجہ میں انسان بام ترقی تک پہونچتا ہے۔

۳- اسلام عالمگیر مذہب ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تمام دُنیا کے لئے ہادی و رہنما ہیں۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً یعنی ان سے کہدے۔ کہ اے لوگو۔ میں تم سب کے لئے اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں۔ پس مسلمانوں کو توحید و رسالت کا پیغام تمام دُنیا میں پہنچانے کے لئے اکناف عالم میں پھیلنا ضروری ہے اور یہ اسی طرح ممکن ہے۔ کہ مذہب اسلام میں افزائش نسل پر کوئی بے جا پابندی نہ ہو۔ اس لئے بھی کہ تعداد کی زیادتی سے مسلمان تمام عالم پر چھا سکتے ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ آبادی کا بڑھتا ہوا دباؤ لوگوں کے پھیلنے کا خود محرک ہوتا ہے۔ اور کسب معاش اور دوسری ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے لوگ دور دور پھیل جاتے ہیں۔ درحقیقت وسعتِ مکانی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کوئی قوم پہلے ضاقت علیھم الارض بما رحبت کی مصداق نہ بن جائے۔ اسلام کی اس تعلیم کی برکت سے مسلمان آناً فاناً تمام دُنیا میں پھیل گئے۔ کوئی تجارت کے لئے گھر سے نکل کھڑا ہوا کسی نے کسی اور کاروبار کے لئے رختِ سفر باندھا۔ اور کوئی خالص تبلیغ حق کے لئے لمبے سفروں کے مصائب جھیلنے کے بعد زمین کے دور دراز کونوں میں جا پہونچا۔ یہ پرستارانِ توحید جہاں بھی گئے۔ اپنے کامل نمونہ اور اعلےٰ تعلیم سے لوگوں کو اسلام کا والہ و شیدا بنانے لگے کیا دلفریب و پرکیف نمیں جب اسی تعلیم کی برکت سے مسلمانوں کے جہاز ایک طرف نوکینٹن (چین) کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہو کر اپنی تجارتی فوقیت کے ساتھ ساتھ اپنے مذہبی اور معاشرتی تفوق کا بھی سکہ بٹھاتے تھے۔ اور دوسری طرف سائل اندلس (سپین) سے روانہ ہو کر اپنی سیاسی برتری کے ثبوت کے ساتھ توحید و رسالت کی صداقت کو اکناف عالم میں عیاں کرتے تھے۔ جزائر شرق الہند کے باشندے اسی شاہ بحر و بر (مسلمان) کو ابھی تک نہیں بھولے۔ پلر مو (سسلی) کے بسنے والوں کے کان اب نغمہ ہائے توحید سے ناآشنا ہو چکے ہیں۔

وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا

ستارے

نظام شمسی کے بعد اب باقی ستاروں کی نسبت کچھ لکھا جاتا ہے۔ یہ ستارے جو آسمان پر نظر آتے ہیں (سیاروں کو چھوڑ کر جن کا بیان نظام شمسی میں آچکا ہے) ان میں سے ہر ایک بذات خود ایک سورج ہے۔ فاصلہ جسامت اور روشنی کی نسبت سے یہ ہم کو چھوٹے اور بڑے نظر آتے ہیں۔ اگر ممکن ہو اور ہم ایک نہایت تیز رفتار ہوائی جہاز پر سوار ہو کر فضا میں اڑنا شروع کر دیں۔ اور سالہا سال تک اڑتے جائیں۔ تو جوں جوں ہم دور ہوتے جائیں گے۔ سورج ہم کو چھوٹا ہوتا نظر آئے گا حتیٰ کہ ایک وقت میں یہ صرف ایک روشن ستارہ رہ جائے گا۔ اور اگر ہم اپنے سفر کو جاری رکھیں۔ تو آہستہ آہستہ سورج ہماری نظر سے غائب ہو جائیگا۔ اگرچہ یہ ناممکن ہے۔ ہم اپنے سورج کو صرف زمین ہی سے دیکھ سکتے ہیں لیکن ہم دوسرے سورجوں کو ضرور اس زمین سے دیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ ان ستاروں میں سے ہر ایک ہمارے سورج کی طرح کا ایک سورج ہے اور ان میں سے بہت سے ہمارے سورج سے بلحاظ جسامت اور روشنی بہت بڑے ہیں۔ لیکن بوجہ دوری ہمیں چھوٹے نظر آتے ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہمارے نظام شمسی کی طرح ان کے بھی نظام ہوں۔ اور ان کے گرد بھی اسی طرح سیارے اور دمدار تارے گردش کرتے ہوں ؛

ستاروں اور سیاروں میں فرق

پس معلوم ہوا کہ ستاروں اور سیاروں میں بہت بڑا فرق ہے۔ ویسے اگر دیکھا جائے۔ تو ہم یہاں سے بھی دونوں میں فرق معلوم کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ستارے ٹمٹماتے نظر آتے ہیں۔ مگر سیارے ٹمٹماتے نہیں۔ سوائے شاذ کے جبکہ وہ افق میں ہوں۔ دوسرا فرق یہ ہے۔ کہ ستارے آسمان پر بلحاظ اپنے مقام کے ایک ہی جگہ نظر آتے ہیں۔ لیکن سیارے اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہوتے رہتے ہیں۔

ستاروں کی تعداد

ستاروں کو گننے کی بہت کوشش کی گئی ہے۔ مگر ان کی تعداد ان گنت ہے۔ صرف دوربینوں سے اندازے لگائے جاتے ہیں۔ چنانچہ اگلے دن ایک کتاب میری نظر سے گذری۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ اگر ایک ستارے کو ریت کے ایک ذرے کے برابر فرض کیا جائے۔ تو تمام ستاروں کی اتنی تعداد ہوگی۔ کہ اگر ان کو ریت کے ذروں کی طرح انگلینڈ اور ویلز یعنی تقریباً ساٹھ ہزار مربع میل رقبہ پر پھیلا دیا جائے تو پچاس گز کی تہ جم سکتی ہے یہ کتاب ایک انگریز کی لکھی ہوئی ہے۔

مجمع النجوم

ستاروں کے مجموعہ سے جو شکل بنتی ہے۔ اسے Constellation یا مجمع النجوم کہتے ہیں۔ شروع میں مجامع النجوم کی تعداد تھوڑی تھی۔ لیکن بعد میں تمام نظر آنے والے ستاروں کو کسی نہ کسی مجمع النجوم میں شامل کر لیا گیا یا نئے مجامع النجوم تجویز کر لئے گئے۔ اور اس طرح اب کل تعداد بعض کے نزدیک ۸۴ ہے۔ اور بعض کے نزدیک ۸۵

طریق الشمس

آسمان پر جس راستے سے سورج گزرتا دکھائی دیتا ہے۔ اسے طریق الشمس کہتے ہیں۔ اس راستے سے جو مجامع النجوم نظر آتے ہیں۔ ان کی تعداد بارہ ہے اور انکو منطقۃ البروج یا Zodiac بھی کہتے ہیں۔ چاند اور سیارے بھی اسی راستے سے گزرتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ ایک پیٹی کی شکل میں آسمان پر پھیلا ہوا ہے۔ اور اس کی چوڑائی بتیس بدر کی چوڑائی کے برابر ہے۔

منطقۃ البروج کے شمال میں جو مجامع النجوم ہیں۔ ان کو مجامع النجوم شمالی کہتے ہیں۔ جن کی تعداد اٹھائیس ہے۔ اور منطقۃ البروج کے جنوب میں جو مجامع النجوم ہیں۔ ان کو مجامع النجوم جنوبی کہتے ہیں۔ ان کی تعداد چوالیس ہے ؛

منطقۃ البروج

منطقۃ البروج میں مندرجہ ذیل مجامع النجوم ہیں۔ مجمع النجوم کو برج بھی کہتے ہیں۔

(۱) حمل یا The Ram یعنی مینڈھا ؛
(۲) ثور یا The Bull یعنی بیل
(۳) توامین یا The twins یعنی جوڑا۔
(۴) سرطان یا The crab یعنی کیکڑا
(۵) اسد یا The Lion یعنی شیر
(۶) عذرا یا The Virgin یعنی لڑکی ؛
(۷) میزان یا The Scales یعنی ترازو ؛
(۸) عقرب یا The Scorpion یعنی بچھو۔
(۹) رامی یا The archer یعنی کمان
(۱۰) جدی یا The Goat یعنی بکری
(۱۱) دلو یا The water Carrier یعنی ڈول
(۱۲) حوت یا The Fishes یعنی مچھلی

پرانے زمانے میں موسموں کا حساب انہی بروج کے ذریعہ لگایا جاتا تھا۔ اور انہی کے ذریعے سال کے بارہ مہینے جانے جاتے تھے۔ ایک برج میں سورج کا قیام یعنی سورج کا گزر ایک برج میں سے ایک مہینہ میں ہوتا ہے۔ اور انہی بروج کے نام پر مہینوں کے نام ہیں۔ جس برج میں سورج ہوتا ہے۔ وہ مہینہ اسی برج سے منسوب ہوتا ہے ؛

خاکسار۔ سید ظہور احمد شاہ ملکے ہانس ڈاکخانہ پاک پٹن

دریائے راوی کے اس پار

دو سال پہلے ایک لائبریری موضع میانی ڈوگراں۔ علاقہ دریائے راوی بیٹ میں کھولنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ جس کی عمارت کا خرچ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی قیمت ایک صاحب نے اپنی اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے دے کر ممنون فرمایا تھا۔ یہ لائبریری خدا کے فضل سے بہت مفید ثابت ہوئی۔ اور لوگ کثرت سے مطالعہ کتب کے لئے تشریف لانے لگے اب سلسلہ سے باہر کی بعض کتابوں اور کچھ فرنیچر کی ضرورت ہے۔ جو دوست اس میں حصہ لینا چاہیں وہ مندرجہ ذیل کتب کا انتظام نظارت دعوۃ و تبلیغ کی معرفت فرما دیں۔ (۱) تجرید بخاری اردو شائع کردہ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز لاہور (۲) صحیح مسلم مترجم اردو (۳) تاریخ اسلام اردو (۴) تذکرہ (۵) بائبل اردو (۶) [illegible] (۷) [illegible] اردو [illegible] اردو۔ [illegible] دعوۃ و تبلیغ قادیان

امریکہ میں تبلیغ احمدیت

صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی شکاگو سے ۱۵ شہادت ۱۳۱۹ہش کو لکھتے ہیں۔ گذشتہ رپورٹ کے بعد میں نے لیکچروں کا ایک سلسلہ شکاگو کے کئی ایک گرجوں اور کلبوں میں شروع کیا ہے۔ اور اس طرح اسلام کا پیغام امریکہ کے تعلیم یافتہ طبقہ تک پہونچانے کے قابل ہو رہا ہوں۔ الحمدللہ۔

۱۹۴۰ء کی پہلی سہ ماہی کا رسالہ مسلم سن رائز شائع کر دیا گیا ہے۔ لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کے کام میں زور پیدا کرنے کے لئے ایک رسالہ "قبر عیسےٰ مسیح" کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ اس کام کی ابتداء کرنے کے لئے اس رسالہ کی تھوڑی تعداد شائع کی ہے۔ اور ارکان جماعت میں سے بعض دوستوں کو مقرر کیا ہے کہ وہ اسے ۱۵ سنٹ فی کاپی کے حساب سے فروخت کریں۔ اس سے جو آمد ہو گی اس کو مزید کاپیاں طبع کرنے پر خرچ کیا جائے گا۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کی مدد سے ارادہ رکھتا ہوں۔ کہ اس ضروری مسئلے کی اشاعت امریکہ کے طول و عرض میں کر دی جائے۔

اس رسالہ نے جماعت میں ایک نئی دلچسپی پیدا کر دی ہے۔ اور احباب نے اس کی اشاعت کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ خدا میرے اس ارادہ کو پورا فرمائے۔

میں نے دو تین ہفتہ میں مختلف مقامات کا دورہ کیا ہے۔ جہاں شہروں میں بفضلہ تعالےٰ ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ ان سب کے کام کا معائنہ کیا۔ دورہ میں حسب ذیل امور کو مدنظر رکھا گیا:-

ا۔ خلافت جوبلی کے جلسہ کی تفاصیل کا بیان کرنا۔

ب۔ اپیل چندہ تحریک جدید برائے سال ششم۔

ج۔ ارکان جماعت کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق اس عہد کی تاکید کرنا۔ کہ سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنائیں گے۔

مجھے اس امر کے اظہار سے خوشی ہے کہ خلافت جوبلی کے جلسہ کی کیفیت سنکر احمدیان امریکہ کو بہت مسرّت ہوئی اور چندہ تحریک جدید میں حصہ لینے اور سال میں ایک احمدی بنانے کی تحریکات پُرجوش استقبال کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کے ارادوں میں برکت دے۔ آمین

کل ۱۶ شہادت کو میں انشاءاللہ نیو انگلینڈ کی ریاستوں میں پہلی مرتبہ جاؤں گا۔ جہاں میرا ارادہ ہے۔ کہ شامیوں میں تبلیغ کروں۔ اور ساتھ ہی رسالہ مسلم سن رائز کے خریدار بھی بناؤں۔ کیونکہ یہ رسالہ بہت مفید کام کر رہا ہے۔ شامی لوگوں میں تبلیغ کا کام کرنے سے سفید امریکن آبادی کے اندر تبلیغ کا موقعہ ملتا ہے۔ ان لوگوں کے درمیان تبلیغ کرتے وقت غیر احمدی مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالےٰ کی عنایت سے دس اشخاص نے اسلام قبول کیا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بیعت فارم ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان نومسلموں کو استقامت عطا فرمائے۔

مجھے اس امر کے اظہار سے خوشی ہے کہ ہمارے ہوشیار نوجوان طالب علم عبدالخالق مہتہ (خلف جناب بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی) پوری کوشش سے تبلیغ کے کام میں مدد دیتے ہیں۔ وہ اپنے احباب اور شناساؤں میں لٹریچر تقسیم کرتے اور ملاقاتوں سے پیغام حق پہنچاتے ہیں۔

بالآخر درخواست ہے۔ کہ احباب امریکہ میں اشاعت اسلام کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(صیغہ نشر و اشاعت قادیان)

سادہ زندگی ترقی کا پیش خیمہ ہے

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے سادہ زندگی کی جسقدر تاکید فرمائی ہے وہ احباب جماعت سے پوشیدہ نہیں۔ اور حضور نے جو فوائد سادہ زندگی کے بیان فرمائے ہیں۔ وہ نہایت شاندار ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں "اس زمانہ میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے سب مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں۔ اور اخراجات کم کریں۔ تاکہ جسوقت قربانی کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔ قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی۔ جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں۔ ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو۔ اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے۔ تو نہیں دے سکتا۔ ایک مریض کی خواہش خواہ کس قدر زیادہ ہو۔ روزے نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر سامان مہیا نہ ہوں۔ تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے۔ جس کی ہمیں خواہش ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے۔ تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے سامنے پیش کر سکے۔ اور اگر اس کا موقعہ نہ آئے۔ تو بھی اللہ تعالےٰ سے کہہ سکے۔ کہ ہم نے جو کچھ جمع کیا تھا۔ اگرچہ وہ ملا تو ہماری اولاد کو ہی ہے۔ لیکن ہم نے اس دین کے واسطے قربانی کی نیت سے جمع کیا تھا" پس ہر پہلو سے سادہ زندگی اختیار کر کے۔ ان فوائد سے متمتع ہونا چاہیئے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

جماعت احمدیہ غازیکوٹ ضلع گورداسپور کا تبلیغی جلسہ

غازی کوٹ کی جماعت ضلع گورداسپور کی ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب کام کرنے کی روح پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال انچارج تبلیغ مقامی کی ہدایات کے ماتحت غازی کوٹ میں ۱۵ اور ۱۶ جون کو جلسہ ہونے والا ہے۔ مرکز سے مندرجہ ذیل علماء انشاء اللہ تشریف لے جائیں گے

۱۔ چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ (۲) صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (۳) مولوی عبدالرحیم صاحب نیر (۴) مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری (۵) مولوی دل محمد صاحب (۶) مولوی غلام احمد صاحب ارشد (۷) گیانی عباد اللہ صاحب (۸) مولوی ظفر احمد صاحب صدیقی ہیڈ ٹیچر بنیاں

جلسہ کی کارروائی انشاء اللہ ۱۵ جون بعد نماز ظہر تین بجے شروع ہو گی اور رات کو مولوی عبدالرحیم صاحب نیر بذریعہ میجک لینٹرن بھی لیکچر دیں گے۔ جلسہ میں شریک ہونے والے احباب بعد دوپہر وقت مقررہ پر ضرور پہنچ جائیں۔

غازی کوٹ گورداسپور ریلوے سٹیشن سے تین میل کے فاصلہ پر جانب مشرق برلب نہر اپر باری دوآب واقع ہے۔ قادیان اور اردگرد کے احمدی احباب کثرت کے ساتھ جلسہ میں شریک ہوں۔ سائیکلوں پر جانے والوں کے لئے راستہ بہت آسان اور سایہ دار ہے۔ قادیان سے ستھیالی اور ستھیالی سے پل تبڑی اور وہاں سے پل غازی کوٹ آئے گا۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ انجمن احمدیہ غازی کوٹ ہو گا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

وظائف تعلیمی کے متعلق ضروری اعلان

نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت مستحق طلباء کو دو قسم کے وظائف حسب گنجائش دیئے جاتے ہیں۔ اول وظائف امدادی جو مستحق طلباء کو بطور امداد تعلیم حاصل کرنے کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ دوسرے وظائف قرضہ حسنہ جو بطور قرض دیئے جاتے ہیں ایسے تمام وظائف کی تقسیم حسب ذیل علاقہ وار نسبت کو مدنظر رکھ کر کی جاتی ہے

(الف) قادیان	۲۰ فی صدی
(ب) باقی پنجاب	۴۰ "
(ج) سرحد و افغانستان	۱۲ "
(د) بنگال و آسام	۳ "
(ہ) باقی ہند	۱۰ "
(و) بیرون ہند	۵ "
(ز) ریزرو	۱۰ "

ہر طالب علم جو وظیفہ لینا چاہے۔ اس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس کی طرف سے یا اس کے گارڈین کی طرف سے نظارت تعلیم و تربیت کے مقررہ فارم پر درخواست آئے۔ اور فارم ہر طرح سے مکمل ہو۔

ایک ہی وقت میں ایک شخص کے ایک سے زیادہ بچوں کو وظیفہ نہیں دیا جاتا جملہ تعلیمی وظائف صرف ایک تعلیمی درجہ کے لئے مقرر ہوتے ہیں۔ جس کے بعد ہر وظیفہ بند سمجھا جاتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے نئی درخواست اور نئی منظوری ضروری ہوتی ہے۔ مدرسہ احمدیہ میں جماعت پنجم سے جماعت ہفتم تک ایک درجہ۔

جامعہ احمدیہ میں مولوی فاضل کا ایک درجہ اور مبلغین کا دوسرا درجہ ہے۔ ہائی سکول میں مڈل ایک درجہ اور ہائی دوسرا درجہ ہے۔ کالج میں ایف۔ اے ایک درجہ اور بی۔ اے دوسرا درجہ ہے۔ وعلیٰ ہذا القیاس

تمام وظیفہ لینے والے طلبہ کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ ہر سال اپنے نتائج کی اطلاع افسر درسگاہ کی تصدیق کے ساتھ نظارت کو بھجوائیں۔

سال رواں کے لئے جن لوگوں کی طرف سے درخواستیں آ چکی ہیں۔ وہ زیر تجویز ہیں۔ اور تمام وظائف کا فیصلہ انشاء اللہ ۱۰ جون ۱۹۴۰ء سے قبل ہو جائے گا جس کی اطلاع درخواست کنندگان کو اس کے بعد کر دی جائے گی۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

اخراج از جماعت کا اعلان

ملک کرم الٰہی صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر انہار نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی دو لڑکیوں کا نکاح غیر احمدیوں میں کیا تھا۔ اور اپنی غلطی پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے معافی طلب کی تھی اور وہ اپنی درخواست معافی میں منت والحاح اصرار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انہیں از راہ کرم معاف فرما دیا تھا۔ مگر پھر انہوں نے اپنی غلطی کا اعادہ کیا یعنی اپنی تیسری لڑکی کا نکاح باوجود نظارت امور عامہ کی طرف سے سمجھانے اور موقع دینے کے ایسے شخص سے کر دیا جس کو ابھی بیعت کئے ہوئے ایک سال نہیں ہوا تھا۔ اس پر جب ان سے جواب طلب کیا گیا۔ تو انہوں نے ایسے الفاظ میں جواب دیا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہیں احکام الٰہی یا نظام سلسلہ کی حرمت کا احساس تک نہیں۔ نظارت امور عامہ کے پاس یقینی اطلاعات پہلے سے موجود تھیں۔ کہ وہ بیعت اس غرض سے کرانا چاہتے ہیں۔ کہ تیسری لڑکی کی شادی کا سمجھوتہ اس بیعت کنندہ سے ہو چکا تھا۔ واقعات نے ان اطلاعات کی تصدیق کر دی۔ وہ ایک دو ماہ بھی اس فیصلہ کی تعمیل کے لئے صبر نہ کر سکے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صادر فرمایا ہوا ہے۔ یعنی یہ کہ "کسی نو احمدی کو اس کی تاریخ بیعت سے ایک سال تک کسی احمدی لڑکی کا رشتہ مرکز کی اجازت کے بغیر نہ دیا جائے۔ اور جس شخص کے متعلق یہ ثابت ہو کہ وہ رشتہ کی خاطر احمدی ہوا ہے اسے کسی وقت بھی احمدی لڑکی کا رشتہ نہیں دیا جائے گا۔ تاوقتیکہ مرکز کو تسلی نہ ہو جائے کہ اب وہ مخلص احمدی ہے"

چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح حکم اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی خلاف ورزی کرانے میں ان کی اہلیہ صاحبہ نہ صرف محرک ہیں بلکہ پیش پیش ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ملک کرم الٰہی صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ دونوں کے اخراج از جماعت کا اعلان کیا جاتا ہے۔

(ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ۔ قادیان)

تقرر امیر پراونشل انجمن احمدیہ بنگال

چونکہ خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب سابق امیر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بنگال نے باجازت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز قادیان میں ہی سکونت اختیار کر لی ہے۔ اس لئے اب حضور نے جماعت ہائے احمدیہ بنگال سے مشورہ کے بعد خان صاحب مولوی مبارک علی صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک کے لئے امیر مقرر فرما دیا ہے۔

وصیتیں

نمبر ۵۶۱۱ منکہ محمد مستقیم ولد ڈاکٹر محمد ابراہیم قوم احمدی پیشہ وکالت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن انبالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری اور کوئی جائیداد نہیں سوائے پیشہ وکالت کے میری موجودہ آمد بوجہ جنگ مبلغ چھ سو روپے سالانہ ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ بقدر مبلغ ۵۰ ماہوار سے مبلغ ۵/- روپے ماہوار بنتے ہیں کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان کرتا ہوں۔ نیز انجمن مذکور حصہ ۱/۱۰ جائیداد خود کی بھی مالک ہوگی جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اگر میں قبل از وفات کچھ رقم ادا کروں تو وہ بوقت حساب وصیت اصل واجب رقم سے منہا کردی جائے گی۔ وصیت ہذا کا اول بار جائیداد خود پر ہوگا۔ جس کے لئے میرے ورثاء و دیگر اقرباء کا کوئی عذر نہ ہوگا۔

العبد محمد مستقیم وکیل انبالہ شہر گواہ شد عبدالغنی احمدی انبالہ شہر۔ گواہ شد محمد ابراہیم والد موصی۔

نمبر ۵۶۱۲ منکہ رحیم بخش ولد میاں گوہر الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت ۲۷ فتح ۱۳۱۶ ھش ساکن زیرہ ضلع فیروزپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۳ ہجرت ۱۳۱۹ ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے والد صاحب خدا کے فضل و کرم سے بقید حیات ہیں۔ لہذا میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میری تنخواہ اس وقت مبلغ ۱۵ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ کمی و بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ میں دیتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرے ورثاء کو مزاحمت کا کوئی حق نہ ہوگا۔ العبد رحیم بخش متصل مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور گواہ شد خدا بخش عبد لاہور برادر موصی گواہ شد میاں مجید احمد سکرٹری مال دہلی گیٹ لاہور

نمبر ۵۶۱۳ منکہ امینہ بیگم زوجہ محمد عبدالکریم صاحب مولوی فاضل قوم مغل عمر بیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ہجرت ۱۳۱۹ ھش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے جس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد جس قدر بھی میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ تفصیل زیورات وغیرہ میرا کل مہر ۵۰۰/- روپے ہے۔ جس میں سے دو سو روپیہ بصورت زیور ادا ہو چکا ہے۔ اور تین سو روپیہ میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے میرا کل زیور معہ مہر میں ملے ہوئے زیور کے یہ ہے کانٹے سونا دو جوڑی وزن فی جوڑی ایک تولہ کلپ سونا ایک جوڑی وزن ایک تولہ چوڑی سونا وزن اڑھائی تولہ بندے سونا وزن ایک تولہ انگوٹھی دو عدد سونا آٹھ ماشہ نکلس مٹی تی جس میں نصف تولہ سونا ہے۔ پازیب چاندی بیس تولہ قریباً سونا کے زیورات میں سے بعض خالص سونا کے ہیں۔ اور بعض ناقص سونا کے تمام زیورات کی قیمت خرید دو سو بیاسی روپے اور بقیہ مہر مبلغ تین صد روپیہ ملاکر کل میزان پانچ سو بیاسی روپے بنتی ہے۔

الامتہ:- امینہ بیگم زوجہ محمد عبدالکریم پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم مولوی فاضل۔

گواہ شد محمد عبدالکریم۔ گواہ شد محمد احمد پسر مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم۔

اشتہار تقسیم

بعدالت جناب سردار گوربخش سنگھ صاحب اسسٹنٹ کلکٹر بہادر درجہ دوم راجن پور

بمقدمہ مینگھلا ولد نصیر قوم مغل سکنہ حد موضع ونگ چاہ تحصیل والہ تحصیل راجن پور مدعیان

بنام

سردار بچہ خان وغیرہ مدعا علیہان

دعویٰ تقسیم اراضی زرعی چاہ تحصیل والہ کھاتہ ۲۹ رقبہ معاملہ ۱۲ ـ ۱۵ کنال مرلہ ـ ۷۹۱ موضع ونگ بنام سردار بچہ خان سکنہ آستی۔ سردار بہادر خان۔ ایم۔ بی۔ ای سکنہ ڈاہگو۔ سردار محمد افضل خان سکنہ آستی پسران سردار میران خان صاحب مرحوم۔ سردار محمد رمضان خان سکنہ آستی۔ سردار الٰہی بخش خان سکنہ آستی سردار کرم الٰہی خان سکنہ آستی پسران خان بہادر سردار مرید حسین خان دریشک گودا ولد نصیر۔ پاندھی۔ سانگھی۔ لنجا پسران وزیرہ۔ سوہانرا۔ غلام رسول۔ آحمد پسران میر محمد تحصیل سکنائے ونگ۔ نوبت خان مرتہن ولد سلام خان دریشک متوفی بذریعہ فریدبخش بالغ و سلام خان نابالغ بسر براہی فریدبخش برادر خود پسران نوبت خان سکنائے مڈ دلشاد حال کوٹلہ نور محمد چاہ فقیر والہ نوال۔ بچہ۔ اماموں۔ اللہ بخش تحصیل پسران نور محمد سکنہ ونگ ٹھاکر رام۔ دھرمون رام پسران گوردھن داس رہیجہ سکنائے کوٹ مٹھن۔ محمدہ۔ راضی۔ کریہ۔ دوست علی پسران علین تحصیل۔ یعقوب۔ محمود پسران دینوں تحصیل۔ نیاہو ولد یار محمد تحصیل سکنائے ونگ۔ لعل ولد شیر جعفل ولد گامن۔ نہال ولد حسین۔ وسایہ ولد خان تحصیل سکنائے ونگ۔ در محمد خان نابالغ ولد نواب خان بولایت نواب خان والد خود قوم جامڑہ سکنہ ونگ۔ ستھو رام۔ منزرام پسران ڈیوا رام مرتہن چھابڑہ سکنہ ونگ۔ خواجہ بخش خان ولد پیر محمد خان پتافی سکنہ کوٹ مٹھن مرتہن۔ حیدر۔ محمد بخش پسران پیرن ماچھی سکنائے کوٹلہ بدلی موضع کوٹلہ نور محمد تحصیل جن رام نوتند اس پسران گوکا رام گاڈی سکنائے کوٹ مٹھن حیدر ولد پیرن۔ امیر بخش ولد فتح محمد پسر پیرن قوم تحصیل سکنائے حد موضع ونگ نصیر ولد خیرا بذریعہ مینگھلا مدعی و گودا پسرانش مزارعہ موروثی وارثانش قوم تحصیل سکنائے ونگ۔ ۔ ۔ مدعا علیہم تحصیل راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان

ہرگاہ مدعی نے درخواست واسطے تقسیم اراضی بالا عدالت ہذا میں گزاری ہے۔ جس کی تاریخ پیشی بمقام ونگ ۱۲-۶-۴۰ مقرر ہوئی ہے۔ لہذا جملہ مدعا علیہم کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ تاریخ و مقام مقررہ پر حاضر آویں۔ ورنہ کاروائی یکطرفہ ہوگی۔

آج بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت جاری ہوا۔ ۳-۶-۴۰

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

شملہ ۶ جون - مال اور مسافر جہازوں کے لئے بحیرہ روم کا رستہ عرصہ سے بند ہے لیکن ڈاک نہر سویز کی راہ سے آتی جاتی تھی - مگر اب یہ بھی جنوبی افریقہ (راس امید) سے ہو کر آیا جایا کرے گی۔

لنڈن ۶ جون بلجیم کا برطانوی سفیر معہ دو افسروں کے مفقود الخبر ہے - باقی عملہ صحیح وسالم پہنچ گیا ہے۔

اوٹاوہ ۶ جون - وزارت انصاف نے اعلان کیا ہے - کہ کینیڈا کی ۶ پولیٹیکل جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے

لنڈن ۶ جون معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم نے فرانس میں برطانوی فوجوں کے ساتھ رہنے پر اصرار کیا تھا - اور کہا کہ بادشاہ کا فرض ہے کہ جنگ میں اپنی فوجوں کے ساتھ رہے - جس طرح کنگ جارج پنجم نے کیا تھا - مگر وزارت نے اس کی سخت مخالفت کی - اور کہا کہ جرمن قیدیوں سے معلوم ہوا ہے - کہ جرمن ہوابازوں کو یہ خاص ہدایت ہوتی تھی کہ ڈیوک آف گلوسٹر کی جائے قیام معلوم کر کے بمباری کریں - اس لئے آپ کا جانا مناسب نہیں - مگر اس کے باوجود ملک معظم مصر تھے - آخر یہ عرض کیا گیا کہ آپ کی موجودگی سے فوجی افسروں کو تشویش رہے گی - اور سلامتی پر بہت توجہ دینی پڑے گی - اس پر آپ نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔

سابق وزیر جنگ مسٹر سٹینلے اپنی سابقہ پلٹن میں شریک ہو کر میدان جنگ میں چلے گئے ہیں - سر آغا خاں کا لڑکا پرنس علی خان بھی اتحادیوں کی طرف سے فرانس میں لڑ رہا ہے۔

پیرس ۷ جون - ایک فرانسیسی اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ رات بھر کی خاموشی کے بعد آج سویرے پھر کل کی طرح زور سے لڑائی شروع ہو گئی کل شام فرانسیسیوں نے پلٹ کر حملہ کر دیا ہے کل دشمن سوم کے محاذ پر میں میل آگے بڑھ آیا تھا - دشمن نے دو ہزار مسلح گاڑیاں اس جنگ میں جھونک دی ہیں - اور فرانسیسی فوجیں انہیں برباد

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔

لنڈن ۷ جون - وزارت بحری نے اعلان کیا ہے - کہ کل سے جو جہاز برطانیہ کے کنوائے کے قافلہ کی حفاظت کے بغیر برطانوی ساحل سے تین میل کے اندر رہے گا - اس پر گولہ باری کی جائے گی۔

پیرس ۷ جون - آج پھر شہر پر ہوائی حملہ کا الارم ہوا - ایر کرافٹ توپیں گولے برساتی رہیں۔

لنڈن ۷ جون - مالٹا میں جو اطالوی باشندے تھے - وہ آج یہاں سے چلے گئے ہیں - لوگوں سے کہہ دیا گیا ہے - کہ ہر وقت اپنے شناختی کارڈ اور فوٹو ساتھ رکھا کریں - سمرنا اور فلسطین سے بھی اطالوی عورتیں اور بچے واپس اٹلی جا رہے ہیں۔

نیویارک ۷ جون - امریکن گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے - کہ غوطہ لگا کر بم برسانے والے دو سو ہوائی جہاز برطانیہ اور اس کے ساتھیوں کو دیدیئے جائیں اس کے علاوہ اور طیارے بھی دیئے جائیں گے۔

لاہور ۷ جون - گورنر پنجاب ۱۸ ماہ حال کو یہاں آ رہے ہیں - تا اس جلسہ کی صدارت کریں - جو پنجاب میں وار بورڈ کے قیام کے لئے ہو رہا ہے

آگرہ ۷ جون - میونسپل بورڈ نے انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کو دس ہزار روپیہ دیا ہے - اور آئندہ پانسو روپیہ سالانہ کا وعدہ کیا ہے۔

لنڈن ۶ جون - فلانڈرز میں جو ہندوستانی سپاہی لڑ رہے تھے - آزمائش کے وقت انہوں نے نہایت ضبط کا ثبوت دیا - انہیں روزانہ تقریباً ۶ - ۳ میل پیچھے ہٹنا پڑتا تھا - رستہ میں خوراک کی کمی تھی رہی مسلسل کئی کئی وقت کھانے کو نہ مل سکا - ڈنکرک سے گذر کر انہیں جہازوں پر پہنچنا تھا لیکن شہر کے بازاروں اور گلیوں میں آگ لگی ہوئی تھی - مگر انہوں نے تمام مصائب کا حوصلہ اور ہمت سے مقابلہ کیا - پر انے فوجی سپاہیوں کے حوصلے بڑھاتے رہے۔

لنڈن ۶ جون - سر سٹیفورڈ کرپس کے ماسکو میں برطانوی سفیر مقرر ہونے پر جرمنی کے نازی حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی ہے - معلوم ہوا ہے - ہٹلر نے حکم دیا ہے - کہ روس کو دشمن سمجھ کر اس کے خلاف بھی کارروائی کی تیاریاں شروع کر دی جائیں

لنڈن ۷ جون - ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے - کہ کل رات دشمن کے ہوائی جہازوں نے مشرقی اور جنوبی انگلستان میں وسیع علاقہ پر ہوائی حملے کئے - ہوائی خطرہ کے الارم بھی کئے گئے - تین گھنٹہ بعد خطرہ دور ہوا - ایر کرافٹ توپوں نے گولے پھینکے - اور لڑنے والے ہوائی جہازوں نے مقابلہ کے لئے پرواز کی - دشمن کے ہوائی جہاز بہت بلندی پر اڑ رہے تھے - اور انہوں نے آگ لگانے والے اور دھماکے سے پھٹنے والے بم پھینکے - اکثر بم کھلی جگہوں پر گرے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے کچھ بم ہوائی اڈوں پر پھینکنے کی کوشش کی تھی۔

پیرس ۷ جون - رائٹر کے فوجی نامہ نگار کا بیان ہے - کہ سوم کی نئی لڑائی کی خاص بات یہ ہے - کہ اتحادی فوجیں نئے مورچوں پر ڈٹی ہوئی ہیں - اور انہوں نے دشمن کی مسلح گاڑیوں کو بہت سی جگہوں پر روک رکھا ہے - جب دشمن کسی جگہ بڑھنے کا دعویٰ کرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی فرانسیسی مورچوں میں بھی تبدیلی کر لی جاتی ہے - مگر ابھی بہت سی امیدیں باندھنا درست نہیں - دشمن نے بہت سی پیدل فوج میدان میں کھڑی کر دی ہے - جنرل ویگان کے پاس بھی ریزرو فوج کچھ کم نہیں - اور ان کے پاس مسلح گاڑیوں کے بھی بہت سے ڈویژن ہیں - آج دشمن دریائے ایں کے دائیں کنارے پر پہنچ گیا - اور سوم کے محاذ پر بیس میل آگے بڑھ آیا - اتحادی فوجیں پہلے تو جرمن ٹینکوں کو آگے بڑھنے دیتی ہیں اور پھر خود آگے بڑھتی ہیں - اور توپوں سے ٹینک توڑ گولے پھینکتی ہیں - اور اس طرح جب ٹینکوں کو فوج سے علیحدہ کر لیا جاتا ہے - تو ہوائی جہاز حملے کر کے ان کو توڑ پھوڑ دیتے ہیں - جرمن ٹینکوں کی چھتیں زیادہ مضبوط نہیں اور نہ ہی ان پر ہوائی جہاز گرانے والی توپیں ہیں - اس لئے وہ ہوائی حملوں کا آسانی سے شکار ہو جاتے ہیں - اس لڑائی میں ۵۰۰ جرمن ٹینک برباد کئے جا چکے ہیں - جرمنی کی موٹر فوجوں نے پیرون پر حملہ کر رکھا ہے مگر شہر ابھی اتحادیوں کے قبضہ میں ہے

لنڈن ۷ جون - برطانیہ کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے - کہ حالات زیادہ خراب نہیں ہیں - بلکہ خاصے اچھے ہیں - اتحادیوں نے بہت چوڑے علاقہ میں مورچے بنا رکھے ہیں - اگر کہیں جرمن ٹینک آگے بڑھ آئیں - تو اس کے یہ معنے نہیں - کہ مورچہ بندیوں کو توڑ دیا گیا ہے - دشمن کے ٹینکوں کو تیل اور دوسرا سامان ملنا مشکل ہو رہا ہے

شملہ ۷ جون - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اگلے سوموار سے شملہ سے ہندوستان کے کسی حصہ میں جانے والے خطوں - تاروں اور پارسلوں پر سنسر بٹھا دیا جائے گا - تا کوئی سرکاری راز باہر نہ جا سکے - خطوط لوگ عام طور پر لاپرواہی سے لکھ دیتے ہیں - اور مکتوب الیہ بھی بعض اوقات کسی برے ارادے کے بغیر ان کو دہراتے ہیں - اور اس طرح کوئی راز دشمن کے ایجنٹوں تک پہنچ سکتا ہے۔

شملہ ۷ جون گورنمنٹ آف انڈیا میں بتایا گیا ہے - کہ اگر مٹی کے تیل کے ذخائر میں آگ لگ جائے تو اسے کس طرح بجھایا اور پھیلنے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی